بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین......

اداریہ!

ہم نے گزشتہ ماہ کے شمارہ میں میڈیا کے حوالہ سے کچھ تحفظات کا اظہار اس طرح کیا تھا، ....الیکٹرانک میڈیا پر مختلف سیاسی وغیر سیاسی لوگوں کی گفتگو سے یوں لگتا ہے جیسے ان اینکر پرسنز کا کام صرف اور صرف یہ رہ گیا ہے کہ وہ لوگوں کے معایب تلاش کر کر کے لائیں اور سر عام انہیں رسوا کریں......کیا صحافتی آزادی کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ لوگوں کے عیوب کو سر عام بیان کیا جائے؟ یا یہ کہ اسلام نے پردہ پوشی کا بھی کوئی درس دیا ہے ....؟ الیکٹرانک میڈیا اتنا زبان دراز ہوگیا ہے کہ کوئی بھی شریف آدمی اس کی نظر میں شریف نہیں ....اور ہر ایک کا کچا چٹھا کھولنا گویا میڈیا کے فرائض منصبی میں سے ایک ہے...............ٹی وی چینل کا لائسنس نہ ہوا گویا عوام وخواص کی پگڑیاں اچھالنے کا لائسنس مل گیا...............

حال ہی میں روزنامہ نوائے وقت کے سر راہے میں بھی اسی قسم کا اظہار یہ شائع ہوا ہے جو ہم نذر قارئین کرتے ہیں.............. " بیشک میڈیا بیدار، چوکنا اور ہوشیار ہے، لیکن وہ بھولتا جارہا ہے کہ تماشا گری، لذت کشی، چسکا بازی اور ذوق بازاری کی آبیاری اسکی اصل قوت نہیں۔ اسکی اصل طاقت اسکا اعتبار، وقار، متانت وسنجیدگی ہے۔ کسی کے گریبان کی دھجیاں اڑانا اور بغیر تحقیق کے کسی کے چہرے پر کالک تھوپ دینا اسکی لامحدود طاقت کا اندھا مظاہرہ ہوسکتا ہے۔ لیکن اس سے وہ عوام کے دلوں کو تسخیر نہیں کرسکتا۔ طاقت کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ آپ ہر راہ چلتے مسافر کو پتھر ماریں۔ دشمن اور دوست کے مابین تمیز ختم کرنے کے لئے نوجوان نسل کو دشمن کی تہذیب میں رنگین، خونیں سرحدیں ختم کرنے کے لئے "امن"، کا راگ الاپیں، روشن خیال لوگوں سے دین کی تشریح کروائیں، غلط قرآنی آیات پڑھنے والوں کو قوم کا مسیحا ثابت کریں۔ سرکاری بدعنوانیاں بے نقاب کرنا خوش آئند ہے، لیکن کبھی کبھار اپنی اداؤں پر بھی غور کر لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔..........."

یوں تو ہمارے ہاں امپورٹڈ اشیاء کا استعمال ہماری زندگی کا معمول بن چکا ہے مگر تہوار اور